اداریہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ کربلا کی سرزمین پر عاشورہ ۶۱ ہجری کو جو کچھ ہوا وہ تاریخ انسانیت کے سب سے مقدس اور متاثر کن سانحہ اور مذہبی عقیدے کے عظیم ترین مظاہر میں سے ایک ہے۔ یہ احساسات، روحانیت اور اخلاقی اقدار سے بھرا ہوا ایک واقعہ، انصاف اور آخرت کی زندگی، قربانی اور وفاداری سے تعبیر ایک سرگذشت ہے۔ اگرچہ تحریک عاشورہ بظاہر ایک لڑائی تھی جس میں ایک خاص وقت اور ایک مخصوص جگہ پر معدود افراد پر مشتمل ایک گروہ کا جدید ترین عسکری اور لشکری سازوسامان سے لیس بڑے دشمن سے مقابلہ تھا اور اس جنگ میں انہیں قتل کر دیا گیا اور ان کے مال واسباب لوٹ لئے گئے۔ لیکن درحقیقت اس عظیم نہضت کی مختلف جہتیں اور اس کے اثرات امام حسین علیہ السلام کی دور اندیشی اور بصیرت کی گہرائی کو ظاہر کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اس واقعہ نے بالکل الٹا اثر چھوڑا اور بظاہر فاتح فوج؛ درحقیقت شکست کھا گئی اور امام اور ان کے اصحاب کا چھوٹا گروہ اس غیر مساوی جنگ کے حقیقی فاتح بن گئے۔ اس خونیں تحریک کو دنیا تک پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگی اور عاشورہ کے اگلے دن سے ہی گلیوں اور دیہاتوں میں عاشوراء کی آواز گونجی اور فتح کی گونج نے تشدد کے محل کو ہلا کر رکھ دیا۔ آج اس سچائی کا راز اس تحریک کی نوعیت میں تلاش کرنا ضروری ہے اور وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ مسائل کی اصلاح ہو؛ انسانی فضائل اور انسانی وقار کا احیاء ہو اور ہر قیمت پر معاشرے کی اصلاح کی کوشش جاری رہے۔ چنانچہ اس وقت سے لے کر آج تک یوم عاشورہ نے ہمیشہ حق کے متلاشیوں اور سالکان طریقت کی توجہ مبذول کرائی ہے اور ہر روز اس پراسرار واقعہ کا ایک راز؛ کمال اور سعادت کی راہ پر چلنے والوں کے لیے کھل جاتا ہے اور یہ علم الٰہی کے چشمے کی طرح ہمیشہ ابلتا اور انسانی فضائل کی پیاس بجھاتا رہتا ہے۔ یہ آج بھی مسلمانوں اور دنیا کی بہت سی دوسری قوموں میں زندہ ہے، اور بہت سے مورخین اور مصنفین نے اس تحریک کے بارے میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں، یہ اسلامی اور انسانی اتحاد اور بھائی چارے کا ایک نمونہ ہے، خاص طور پر اس عظیم اور متنوع ملک ہندوستان میں امام حسین (ع) کی محبت، دیواروں اور نسلی، مذہبی اور جغرافیائی سرحدوں سے ماوراء، شیعہ اور سنی مسلمانوں، ہندوؤں، سکھوں جیسے دیگر مذاہب کے درمیان ایک مضبوط کڑی بن گئی ہے۔ یہ سب سے خوبصورت اور وسیع روایتی مذہبی تقریب ہے اور ایران اور خطے کے دیگر ممالک بالخصوص ہندوستان میں روحانی ثقافتی ورثے کی سب سے نمایاں مثالوں میں سے ایک ہے۔ ان دونوں خطوں کی

ایک مخصوص جغرافیائی اور مقامی خصوصیت نے زمین کی سالمیت کو برقرار رکھنے اور مذہبی اقدار کے تحفظ کے ساتھ ساتھ عاشورائی رسومات میں استحکام پیدا کیا ہے اور یہ امتزاج اسلامی اور انسانی اقدار کے فروغ کا باعث بھی ہے۔

ہمیں فخر ہے کہ محرم اور صفر کے ایام کے ساتھ ساتھ راہ اسلام کا یہ سہ ماہی خصوصی شمارہ، عاشورہ کے موضوع پر ہے، اس شمارے کے مضامین تحریک عاشورہ اور اس کے اثرات کو بیان کرتے ہیں۔ ان تمام تحقیقی مقالوں کا مقصد عاشورہ کی تحریک اور زندگی کے ثقافتی، سماجی اور اسلامی پہلوؤں پر اس کے اثرات کی وضاحت کرنا ہے۔ایرانی اور ہندوستانی مصنفین نے اپنے مقالوں میں امام حسین علیہ السلام کی تحریک کے اہداف اور پیغام کو بیان کرنے کےساتھ ساتھ دونوں عظیم اقوام کے ثقافتی اور مذہبی روابط کے مشترکات پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ زیر نظر، سہ ماہی جریدہ کے اس شمارے میں مضامین کی فہرست مندرجہ ذیل ہے: قیام امام حسین کے علل واسباب، تحریک عاشورہ اور ہمارا دینی وسیاسی شعور، اصلاح امت مسلمہ کے لئے امام حسین کا قیام، کربلا کا مقصد امت کی تربیت، عزاداری ایک تربیت گاہ کی حیثیت سے، پیغامات کربلا، کربلا صرف ایک عدیم المثال واقعہ ہی نہیں... تحریک مسلسل ہے ، تحریک عاشورہ ، جرمن اور انگریز مستشرقین کی نظر میں، اربعین حسینی کی پیادہ روی اور اس کے سیاسی وسماجی اثرات کا ایک جائزہ۔

ڈاکٹر محمد علی ربانی

(چیف ایڈیٹر)